50536 ـ ہكلانے والے كى امامت كا حكم

سوال

ہمارا امام طاء كو ضاد پڑھتا ہے، چنانچہ اس كى امامت كا حكم كيا ہو گا ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

كسى حرف كو كسى دوسرے حرف سے بدلنے والے كو ہكلا كہتے ہيں.

اس كى كئى ايك حالتيں ہيں:

پہلى حالت:

اس كى ہكلاہٹ قليل سى ہو، وہ اس طرح كہ وہ اصل حرف نكالتا ہو ليكن اس كى تكميل ميں خلل رہتا ہو، تو پھر يہ ہكلاہٹ نقصان دہ نہيں، اسے امامت كروانے كا حق ہے.

تحفۃ المحتاج ميں ہے:

" قليل سى ہكلاہٹ اس كے ليے نقصان دہ نہيں، كہ وہ حرف كو اصل مخرج سے نكالنے ميں مانع نہ ہو، اگرچہ وہ صاف نہيں ہوتا" انتہى

ديكھيں: تحفۃ المحتاج (2 / 285).

اور مرداوى رحمہ اللہ نے الانصاف ميں آمدى سے ان كا يہ قول نقل كيا ہے:

" يہ قليل ـ يعنى ہكلاہٹ ـ صحت ميں مانع نہيں، ليكن اگر ہكلاہٹ زيادہ ہو تو پھر مانع ہے "انتہى

ديكھيں: الانصاف (2 / 271).

دوسرى حالت:

شدید قسم کی ہکلاہٹ، وہ اس طرح کہ حرف کو دوسرے حرف سے ہی بدل ڈالے، اور اس کی تصیحیح کی استطاعت رکھنے کے باوجود وہ تصحیح نہ کرے، تو اس شخص کی نماز صحیح ہے، لیکن اس کی امامت صحیح نہیں، اگر یہ حروف سورۃ فاتحہ میں ہوں.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" سورۃ فاتحہ سب حروف اور شد کے ساتھ نماز میں پڑھنی واجب ہے... چنانچہ اگر کوئی شخص اس کا کوئی حرف ساقط کر دے، یا پھر شد والے حرف کو شد کے بغیر پڑھے، یا زبان صحیح ہونے کے باوجود کسی حرف کو دوسرے حرف سے بدل ڈالے تو اس کی قرآت صحیح نہ ہو گی " انتہی

دیکھیں: المجموع للنووی (4 / 359).

اور امام نووی رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے کہ:

" اگر ہکلا شخص تعلم حاصل کر سکتا ہو، یعنی اس کے لیے تعلیم کا حصول ممکن ہو تو فی نفسہ اس کی نماز باطل ہے، چنانچہ بغیر کسی اختلاف کے اس کی اقتدا جائز نہیں ہو گی " اھـ

دیکھیں: المجموع للنووی (4 / 166).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی " المغنی " میں رقمطراز ہیں:

" جس کسی نے عاجز ہونے کی بنا پر سورۃ فاتحہ کا کوئی حرف چھوڑ دیا، یا اسے کسی دوسرے حرف سے بدل دیا، مثلا وہ ہکلا شخص جو راء کو غین بنا دے.. اگر تو وہ اس کی اصلاح کرنے پر قادر ہو اور اصلاح نہ کرے تو اس کی نماز صحیح نہیں، اور نہ ہی اس کے پیچھے نماز ادا کرنے والے کی نماز صحیح ہے " انتہی مختصرا

دیکھیں: المغنی (2 / 15).

تیسری حالت:

ہکلاہٹ اتنی شدید ہو کہ حرف کو دوسرے حرف سے بدل ڈالے، لیکن اسے صحیح ادا کرنے کی استطاعت نہ ہو، تو بالاتفاق ایسے شخص کے پیچھے نماز صحیح ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اور اگر ہکلا شخص تعلیم حاصل نہ کر سکتا ہو، کہ اس کی زبان اس کا ساتھ نہ دے، یا پھر وقت تنگ ہو، اور اس

سے قبل وہ نہ کر سکے، تو فی نفسہ اس کی نماز صحیح ہے" انتہی بتصرف

دیکھیں: المجموع للنووی (4 / 166).

اس کی امامت صحیح ہونے کے متعلق علماء کرام میں اختلاف پایا جاتا ہے.

اکثر علماء کرام کا کہنا ہے کہ صحیح نہیں، اور کچھ دوسرے علماء کرام کہتے ہیں کہ صحیح ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے " المجموع " نقل کیا ہے کہ:

انہوں نے مزنی، ابو ثور، ابن منذر نے صحیح ہونا اختیار کیا ہے، اور عطاء، اور قتادہ کا بھی یہی مسلك ہے .

دیکھیں: المجموع للنووی (4 / 166).

اور " حاشیۃ ابن عابدین " میں منقول ہے:

بعض احناف علماء کرام نے ہکلانے والے شخص کی امامت کو صحیح ہونا اختیار کیا ہے.

دیکھیں: حاشیۃ ابن عابدین (1 / 582).

ان کے کئی ایك دلیل ہیں:

1 ـ فرمان باری تعالی ہے:

اللہ تعالی کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا البقرۃ (286).

چنانچہ اگر یہ شخص نطق سے عاجز ہو تو اسے اتنا ہی مکلف کیا جائیگا جتنی وہ استطاعت رکھتا ہے.

2 ـ قیام سے عاجز شخص پر قیاس کرتے ہوئے، جس طرح قیام رکن ہے اس کے بغیر فرضی نماز صحیح نہیں، لیکن عاجز ہونے کی صورت میں یہ ساقط ہو جاتا ہے، اور اس سے عاجز شخص کی امامت بھی صحیح ہے، تو اسی طرح ہکلانے والا جو صحیح بولنے سے عاجز ہے کی امامت بھی صحیح ہے .

دیکھیں: المجموع للنووی (4 / 166).

ابن حزم رحمہ اللہ تعالی " المحلی " میں رقمطراز ہیں:

اور ہکلا اور لکنت والا شخص (جس کی قرآت واضح نہ ہو) اور عجمی زبان والا (جو ضاد اور ضاء، سین اور صاد،

وغیرہ میں فرق نہ کر سکے) اور زیادہ غلطیاں کرنے والا (جو اعراب میں زیادہ غلطیاں کرے) ان کی اقتدا میں ادا کرنے والوں کی نماز صحیح ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا .

چنانچہ انہیں اتنا ہی مکلف کیا جائیگا جس پر وہ استطاعت رکھتے ہیں نہ کہ اس چیز کا مکلف کیا جائیگا جس کی ان میں استطاعت ہی نہیں، انہوں نے نماز اسی طرح ادا کی ہے جس طرح انہیں حکم دیا گیا ہے، اور جو شخص اسی طرح نماز ادا کرے جس طرح وہ مامور تھا تو وہ اس کو بہتر ادا کرنے والے محسن ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے:

محسنین پر کوئی راہ نہیں . انتہی

دیکھیں: المحلی ابن حزم (3 / 134).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

میں نے سنا ہے کہ ایك شخص کہہ رہا تھا کہ ہکلانے والے شخص کی امامت صحیح نہیں، یعنی اس کے پیچھے نماز ادا کرنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ اس میں عیب پایا جاتا ہے، کیا یہ بات صحیح ہے ؟ اللہ تعالی آپ کو توفیق سے نوازے.

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

بعض اہل علم کے ہاں یہ صحیح ہے، ان کی رائے ہے کہ ہکلا شخص اگر حروف کو ایك دوسرے کے ساتھ بدل دے، مثلا راء کو غین میں بدل دے یا اسے لام وغیرہ بنا ڈالے تو بعض اہل علم اس کی امامت کو صحیح نہیں سمجھتے، کیونکہ یہ اس امی اور ان پڑھ شخص کی طرح ہے جس کی امامت صحیح نہیں صرف وہ اپنے جیسوں کی ہی امامت کروا سکتا ہے.

اور کچھ دوسرے علماء کرام کا کہنا ہے کہ: اس کی امامت صحیح ہے کیونکہ جس کی نماز صحیح ہے، اس کا امامت کروانا بھی صحیح ہے، اور اس لیے بھی کہ اس نے اپنے اوپر واجب کردہ کو ادا کیا ہے، جو کہ حسب استطاعت اللہ تعالی کا تقوی تھا، اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اپنی استطاعت کے مطابق اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو .

اور اگر قیام سے عاجز شخص قیام کی قدرت رکھنے والوں کی امامت کروا سکتا ہے، تو پھر یہ بھی اسی طرح ہے، کیونکہ ان میں سے ہر ایک رکن پورا کرنے سے عاجز ہے، وہ قیام سے اور یہ قرآت سے عاجز ہے، اور صحیح قول بھی یہی ہے، کہ ہکلانے والے کی امامت صحیح ہے، چاہیے وہ حرف کو دوسرے حرف سے بدل ڈالے، جب تك اس میں اتنی ہی قدرت ہو.

لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ ہے کہ نماز کی امامت کے لیے وہ شخص اختیار کرنا چاہیے جس میں عیب نہ ہو، احتیاط اسی میں ہے، اور تا کہ اختلاف سے بھی بچا جا سکے" فتاوی نور علی الدرب.

دیکھیں: الشرح الممتع (4 / 248 - 249).

دوم:

سائل نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ: طاء کو ضاد سے بدل ڈالتا ہے تو اس کے متعلق گزارش ہے کہ: اگر تو وہ اسے حقیقتا ضاد میں بدل ڈالتا ہے، تو اس کا حکم بیان ہو چکا ہے، اور اگر یہ تبدیلی دور سے ظاہر ہوتی ہے، تو احتمال ہے کہ یہ امام طاء ہی ادا کرتا ہو لیکن ضاد کے کچھ قریب ہو جاتا ہے، تو یہ قلیل سی ہکلاہٹ ہو گی جو نقصان دہ نہیں.

اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ سائل کی جانب سے تشدد ہو، جو غیر محل میں ہے.

واللہ اعلم .